Registered. L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۲	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۸ مئی ۱۹۰۹ء	جلد ۳۷

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھہ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہو جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرستی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور منادوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہو قیمت ۸؍ مجلد ایک روپیہ عہ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہو قیمت ۸؍ مجلد ایک روپیہ عہ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیٹا مبری۔ اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸؍

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہو قیمت ۴؍ مجلد ۸؍ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف رسم و رسم کی تشخیص کی گئی ہو۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھہ آنے ۶؍ مجلد دس آنے ۱۰؍

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۸؍ پاکٹ ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴؍

سادہ رومن میں قیمت ۱؍ سے لیکر ۹؍ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت	۹	پائی
ناگری میں	؍	۶ پائی
گورمکھی میں	؍	۶ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائینس۔

مرزا غلام احمد قادیانی۔

ازالتہ المرزا قادیانی۔

یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کہ ارچن مکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔

ایک مجروح سپاہی۔

مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)۔

نبدرگاہ میں داخل ہونا۔

ارے اے سب لوگو آؤ۔

معجزہ۔

رسالہ ذنوب محمدیہ۔

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو۔

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو۔ قیمت ایک پائی۔

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل۔

فقط ایمان لاؤ۔

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ افسونکی کتابیں

عزت بیتال۔ رام پال سنگھ۔ ہیرا کا قصہ۔ شریف بیبیاں۔ جاپان کے حالات۔ چند لیلا لارڈ کلایو ہند میں۔ تاریخ یونان۔ رابنسن کروسو تاریخ مصر۔ مرقع روس۔ فوز العظیم۔ یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

نورافشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۲۸ مئی ۱۹۰۹ء

بائیبل کا خدا

افسوس کا امر ہے کہ آریہ پتر کے پچھلے تین نمبروں میں سچے خدا پر بہتان لگائے ہیں ۔ دنیا کے ہر زمانوں کے ملحدوں کے بیجا اعتراضات جمع کرکے شائع کروائے ہیں۔

خدا بنی اسرائیل کا حاکم اور دنیا کا مالک ہے جب قومیں اس کی حکم عدولی کرکے ہر طرح کے نالایق اور گندے کام کرتی ہیں اور اپنے لئے ایسے دیوتے جاری کرکے ان کو شہوت آمیز رسومات کیساتھ پوجتے اور کہتے کہ یہی دیوتے ہمارے مالک اور پروردگار ہیں تو سچائی کو دنیا میں سنبھالنے کے واسطے اور دنیا کو بچانے کے لئے خدا ان کو ہلاک کرتا ہے جب وہ ہلاک کرچکتا ہے ۔ تو ایڈیٹر صاحب آریہ پتر کا بیٹھے اور اس عادل اور پاک وجود کو خونی خدا بتلاتے ہیں ۔ صاحب من ذرا بتلایئے کہ جب قیدخانے کی سولی کے پاس کھڑے ہوتے ہو ۔ اور خونیوں اور مفسدوں کو پھانسی پاتے دیکھتے ہو ۔ تو کیا سرکار کو خونی یا بے انصاف کہہ سکتے ہو ۔ اگر یہ کہو اور سرکار آپ کو ملزم ٹھہراوے تو کتنا زیادہ خدا تعالیٰ آپ کے کفر آمیز الزامات کے سبب سے آپ کو سزا کے لائق نہ ٹھہراویگا؟

یہوواہ نے اپنے لشکروں کے وسیلے سے کنعانی قوموں کو اُن کی نجس اور نفرتی بت پرستی کے سبب سے ہلاک کروالا ۔ چار سو برس تک خدا نے مہلت دی لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی تب عدالت کا دن آیا اور وہ ہلاک ہوئیں ۔ خدا کے انتظام کے مطابق بہت سی قومیں ہلاک ہو چکیں ۔ وسائل عدالت اکثر دوسری قوم کے لوگ ہوتے ہیں ۔ یہ انتظام ازراہ عدالت ملزموں کے واسطے ہلاکت ہے لیکن اس سختی میں رحمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے ۔ مثلاً جب آریہ قومیں ہندوستان پر حملہ آور ہوئیں تو انہوں نے نہایت بیرحمی کیساتھ شیطان اور سانپوں کے پوجنے والوں کو مار ڈالا ۔ اور ان کے ملک کو چھین لیا جن کو نہ مارا ان کو غلام بنایا ۔ کیا آریہ ایڈیٹر ان کو جو وید کے دھرم کے پیرو تھے کچھ کہتے ہیں

یہ لوگ ویدوں کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے تھے ۔ بے شمار جانوروں کو قربان کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ گناہ سے ڈرتے تھے اور کفارہ کے خیال سے خون آلودہ قربانیاں چڑھاتے تھے کیا وہ خدا جس کو یہ پوجتے تھے خونی خدا تھا؟

آجکل خدا کی از حد مہربانی ظاہر ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ اُس کا قہر بھی ظاہر ہے ۔ ہر ایک سال مہلک وبائیں لاکھوں کو ہلاک کرتی ہیں بھونچال آکے ہزاروں کو موت کا لقمہ بناتے ہیں ۔ کیا ان بلاؤں سے تھے بچے جوان عورتیں اور ضعیف العمر لوگ بچتے ہیں نہیں وہ سب کے سب ہلاک ہوتے ہیں کیا آریوں کا زندہ خدا ایسا کام کرتا ہے؟ کیا وہ ان کو نہیں بچا سکتا ہے؟ اگر بچا سکتا تو کیوں نہیں بچاتا ہے ۔

یقین کامل ہے کہ خدا تعالیٰ جو پیدا کرتا ہے اور ہلاک بھی کرتا ہے سب کچھ راستی سے کرتا ہے ہمیں خبر نہیں کہ کیوں کرتا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس کے سارے کام راست ہیں ۔

اب اڈیٹر صاحب ہم آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا جو آپ کی دانست میں ایسا سخت دل خونی اور جھوٹا خدا ہے اس زمانے میں اپنے لوگوں کے وسیلے وہ کام کرتا ہے جو اور قوموں میں نہیں کیا جاتا ہے ۔ کیا سبب ہے کہ جہاں مسیحی دین پھیلتا ہے ۔ وہاں کی قومیں محبت میں ترقی پذیر ہیں ۔ عورتوں کے حقوق قرار پاتے ہیں غلام آزاد کئے جاتے ۔ قیدیوں پر رحمت کی جاتی ہے بیماریوں کے ہسپتال کھلتے ۔ مدرسے عوام کے لئے کھولے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ کیا سبب کہ اس خدا کی شناخت کے سبب سے آدم خور اور خونریز قومیں ابھی شرارتیں چھوڑ کر تہذیب اور پاک زندگی کو اختیار کرتے ہیں؟ درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔

ای ۔ ایم ۔ ڈبلیو

آجکل اُردو زبان کی نسبت کہ جسکا رواج اکثر زبانوں سے زیادہ ہمارے ملک میں ہوگیا ہے اور ہوتا چلا جاتا ہے اب سوال پیدا ہوا ہے کہ یہ زبان موجودہ صورت میں ترقی کرتی چلی جاوے یا کہ اس کی جگہ کوئی اور زبان ہو ۔ اس کی مخالفت بخوبی کی گئی ہے اور بہت تھوڑے لوگ اس کے معاون بنتے ہیں ۔ مگر ابھی تک قطعی فیصلہ اس کی نسبت کیا نہیں گیا ۔ ہمعصر روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۹ مئی ۱۹۰۹ء میں اپنی رائے یوں ظاہر کرتا ہے کہ ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ اردو ہندو مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے اور اول الذکر اس کے حاصل کرنے پر پورے طور سے قادر ہیں اور اس وجہ سے ہم بعض صاحبان کے ان خیالات کو بہ نظر استحقاق نہیں دیکھتے ۔ جو وہ اکثر اردو کے خلاف ظاہر کرتے ہیں اردو ہندوستان کی عام زبان ہے اس کے سیکھنے اور اس کی خدمت کرنے کا حق ہندو مسلمان دونوں پر ہے ۔ اتحاد زبان اتحاد ملکی کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جس طرح آج اردو ناگری کا مسئلہ ہندو مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی خلیج روز بروز

درست کرنا چاہا ہے اسی طرح ہمیں امید ہے کہ اگر ہندو مسلمان اسی مسئلہ پر انصاف کی نظر ڈالیں اور اردو کی خدمت استوار کرنے پر آمادہ ہوں تو اس کے ذریعے موجودہ تمام مخالفتیں کافور ہو سکتی ہیں۔ معزز ہمعصر کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے اردو زبان بہت عرصے کے بعد پہنچتے پہنچتے موجودہ صورت تک پہونچی ہے اس کے وجود کو اس طرح کالعدم کرنا ایک افسوسناک امر ہوگا۔

ہمعصر کا یہ کہنا بھی درست ہے کہ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اب یہ کہنے کا وقت نہیں رہا ؎

شاعری گھر نہیں ہے خار کا۔ پھر گیا ہے مزاج لالہ کا

اب ہندوؤں کو اس بات کا خیال چھوڑ دینا چاہیے کہ چونکہ یہ مسلمان بادشاہوں کی یادگار تھی لہذا اس کی سرپرستی سے دست بردار ہو جائیں اب ان تنگ خیالوں کا وقت نہیں رہا۔ اب تک باہمی مخالفت و تناقص آراء کی بدولت اردو کو ایسے سخت صدمے پہونچ چکے ہیں جن کی تلافی انجمن ترقی کی ایسی معزز و محترم مجلس کی مساعی سے بھی نہیں ہو سکتی۔

پھر ہمعصر کا یہ کہنا بھی بے جا نہیں ہے کہ ہندوؤں کو کوئی منع نہیں کرتا وہ ہندی اور پنجابی شوق سے پڑھیں۔ مگر کسی حروف کا استعمال کریں۔ لیکن ان سے عاجزانہ التماس ہے کہ موجودہ اردو زبان کو جو ایک طرف مسلمان اور ہندوؤں کے گوشت پوست اختلاط کا ثبوت ہے اور دوسری طرف برٹش گورنمنٹ کی مہذب و متمدن حکومت کی نشانی ہے کند چھری سے حلال نہ کریں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ہندوؤں سے صاف طور سے کہدیں کہ اردو کے مالک جیسے ہندو ہیں ویسے ہی مسلمان۔ صلح کل برتاؤ نونہال اردو کے حق میں ابر رحمت سے کم نہیں اور امید ہے کہ یہ نکتہ وہ لوگ نظر انداز نہ کریں گے۔ جو آجکل سر پرتول چندر چٹرجی کی تقریر کانوکیشن حمایت پنجابی پر بڑے غور سے دے رہے ہیں۔

ہمعصر [illegible] کرسچن پیٹریٹ ایک نہایت عجیب واقعہ کا بیان نقل کرتا ہے جس کو ناظرین کے لئے ہم ترجمہ کرکے پیش کرتے ہیں۔ نارمل اسکول کے طالب علموں میں عمدہ بیداری دیکھ کر احمد نگر کے مسٹر کلارک صاحب نے مندرجہ ذیل بیان سنایا کہ آخر کار ایک بڑا قابل بیان واقعہ ظہور میں آیا کہ آج ہماری بڑی جماعت کے لیڈر نے جس میں ۱۴۰ لوگ ہر اتوار کو عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں خود طور سے ایک سادہ بیان پر زور الفاظ میں سنایا جس میں اس نے بڑے شوق کو ظاہر کیا کہ اس کی دلی خواہش یہ ہے کہ کلیسیا زیادہ تر بشارتی کام کی طرف توجہ کرے اور ہندوستان کی نیشنل مشنری سوسائٹی کے دو مشنوں کے لئے دو مبشروں کی ضرورت کا جو جاکر ان بستیوں میں خدمت کریں ذکر کیا اور تب وہ کہنے لگا کہ مجھ کو یہ خیال بلکہ مصمم ارادہ ہو رہا ہے کہ میں خود اس کام کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کروں کیونکہ میرے دل میں گواہی آتی ہے کہ خدا مجھ کو وہاں بھیجتا ہے جس طرح سے پاک روح نے پولس اور برنباس کو الگ کر لیا تھا اس نے کہا کہ مجھ کو یقین آتا ہے کہ پاک روح مجھ کو اس کام کے لئے الگ کرتی ہے اور اس کے بعد اس نے کلیسیا سے درخواست کی کہ وہ اپنا ہاتھ رکھکر اس کو اس خدمت کے لئے روانہ کرے۔ اس سادہ بیان نے کلیسیا پر ایسا اثر کیا کہ اس سے پیشتر کبھی بھی ایسی نہیں ہوا تھا۔ تمام کلیسیا اس بات پر کھڑی ہو گئی اور خدا کی ستائش گانے لگی۔ اس کے بعد ایک دوسرا تعریف کا گیت گایا۔ اور اس کے بعد پھر ایک گیت گایا۔ جو ایک مسیحی شاعر نے بنایا تھا جس کا مضمون مسیحی حب الوطنی تھا ایسے پاسٹر کے لئے جو ایک معقول تنخواہ پا رہا ہے اور ایک بڑی جماعت کا پاسبان ہو کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کہ وہ جاکر دیہات میں خدمت اٹھا دے جو دوستوں سے دور اور ریلوے سڑک پر بھی نہ ہو

ہم سب دعا کرتے اور تعریف گاتے ہیں کیونکہ یہ دن جس کو ہم آج دیکھ رہے ہیں ہمارے لوگوں میں مشنری سرگرمی کا آغاز ہے یا یوں کہو کہ مسیح ہونے سے پیشتر پو پھٹنے کا وقت ہے اگر یہ نگر کی بڑی کلیسیا ایسے کام میں پیش رو بنجاوے امید پیدا ہوتی ہے کہ غالباً تمام دوسری کلیسیائیں اسی روح کو حاصل کرینگی اور ہم ضرور دیکھینگے کہ ایک ہماری خود مختیارانہ مسیحی تحریک جاری ہو جاویگی جس کے وسیلے سے بشارت کا کام بخوبی ترقی پکڑیگا"۔

ہم کو یہ خبر سننے سے اور مسٹر عزریا کے اپنے آپ کو بطور مشنری نیشنل مشنری سوسائٹی کی خدمت کے لئے دینے کی خبر سے از حد خوشی پیدا ہوئی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا ایسے بہت سے زندہ دل خادم ہماری کلیسیاؤں سے جلد نکالے جو اپنے آپ کو اس کے کام کے لئے مخصوص کریں۔ تب جو کام صدیوں میں ہو سکتا تھا وہ دنوں میں ہو جائیگا۔ اور ہمارا خداوند جلد آ دیگا تاکہ اپنی بادشاہت کو جس کے قائم اور مضبوط کرنے کے لئے وہ گیا ہوا ہے آکر بحال کرے اور اس کا جلال ظاہر ہو۔

ہمعصر خالصہ ایڈوکیٹ مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۹ء میں ڈاکٹر مقیو ڈورال کوبلر کی نسبت جنکا انتقال تھوڑا عرصہ ہوا کہ امریکہ میں ہوا یوں مسطور ہے کہ ڈاکٹر مقیو ڈورال کوبلر جو کہ امریکہ کے بڑے مشہور واعظوں میں سے تھے فی الحال اپنا ۸۷ سال کا جنم دن منانے کے کچھ عرصے کے بعد فوت ہو گئے ہیں صاحب موصوف کی پیدائش ۱۰ جنوری ۱۸۲۲ء کی تھی ان سے کسی نے پوچھا کہ ایسی عمدہ صحت کے قائم رکھنے کا کیا اصول ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ڈاکٹر پرویژن (روک) رہا ہے میں تمام ورزشیں شیا اور وحشی اشیا روکتا رہا۔ ہمیشہ میں نیند بھر کے سو رہتا ہوں سونے سے پیشتر کچھ ہلکی غذا اور دوپہر کو آرام کر لیتا ہوں جس اپنے بدن اور مغز کو خشک جانے



سُلطان

باب دہم

خانہ آبادی

محمود۔ تو آپکو جمنا کی سلیقہ شعاری اور سب لچھن بہت پسند آیا۔

سلطان۔ جب آپ دیکھیں گے تو معلوم کریں گے

محمود۔ تو معلوم تو میں اب بھی کر گیا۔ مگر میں اس طرح تھوڑا ہی دیکھونگا جس طرح آپ نے دیکھا۔ کہیں درست ہے یا نہیں۔

سلطان۔ تم تو بڑے بدگمان ہو۔ وہ بیچاری نیک بخت ہے اس کو کہاں ایسے خیال ہونگے۔

محمود۔ اُس بیچاری کے نیک بخت ہونے میں کیا شک۔ مگر آپ تو جمنا نہیں۔

سلطان۔ یار ہے تو اچھی ساتھی ہونے کے لائق۔ نہ معلوم وہ منظور کرے یا نہ کرے شاید اُس کے اپنے ہندوؤں والے خیال ہوں کہ دوسری شادی نہیں کرنی۔

محمود۔ دیکھا جائیگا۔

سلطان۔ تو بہتر ہوگا کہ ہم اس کا ذکر پادری صاحب سے کریں۔

محمود۔ سب سے بہتر یہ ہوگا تو آج شام کو چلیں گے۔

راوی۔ شام کو یہ دونوں جوان پادری صاحب کے ہاں گئے۔ باتوں باتوں میں یہ ذکر بھی چھیڑ دیا کہ اب ہم دونوں کا ارادہ شادی کرنیکا ہے۔

پادری۔ کہیں تمہارا خیال ہے یا میں تجویز کروں۔

سلطان۔ یہاں دو جوان لڑکیاں مس رائٹ کے ہاں ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ جمنا سے شادی کروں اور محمود الیزا سے چاہتے ہیں۔

پادری۔ بہت اچھا میں مس رائٹ سے ذکر کروں گا۔

راوی۔ دوسرے دن پادری صاحب نے مس رائٹ سے ذکر کیا۔ وہ بہت خوش ہوئیں اور وعدہ کیا کہ میں ان لڑکیوں سے ذکر کرونگی۔ سو انہوں نے لڑکیوں سے ذکر کیا۔ الیزا تو چاہتی تھی۔ جمنا بھی خوش ہوگئی۔ پھر دو چار دفعہ مس رائٹ نے ان جوانوں کو اپنے گھر بلایا اور میل وملاقات عام طور پر ہوگئی۔

ایک دن اس خیال سے کہ اس بات کا فیصلہ ہو جائے مس رائٹ نے دونوں کو بلایا اور ان کو لکھا کہ آج شام کو آپ دونوں کا کھانا یہاں ہے کھانے کا وقت تو آٹھ بجے ہے۔ مگر آپ سات بجے آجاویں بات چیت کریں گے۔

اُن کو اور کیا چاہئے تھا۔ محمود کا دن تو بمشکل گذرا ۲-۳ ہی بجے تھے کہ سلطان کے پیچھے لگا کہ چلو۔ اُس نے کہا کہ مرد آدمی۔ انگریزی وقت ہے۔ وقت پر چلنا چاہئے وہ کیا خیال کریں گے۔

محمود۔ خیال کیا کریں گے کہیں گے کہ ہندوستانی ہیں رسم نہیں جانتے

سلطان۔ تو پھر بہ تہذیب تم ہو۔ میں تو وقت پر ہی چلونگا۔

راوی۔ آخر وقت کر کے ساڑھے ۶ بجے سلطان کو لے نکلا اور مس رائٹ کے ہاں جا پہونچے۔ آگے الیزا آئی ہوئی تھی۔ اور اُسے محمود کے آنے کی خبر مل چکی تھی پانچ بجے ہی سے راہ دیکھنے لگی۔ اور ۶ بجے تو پھاٹک پر جا کھڑی ہوئی۔ ان دونوں کو دور سے آتے دیکھکر اندر بھاگ آئی اور دروازہ بند کر دیا۔ یہ دونوں جوان برآمدے میں آکر کھڑے ہوئے ہیں۔ مس رائٹ موجود نہ تھیں وہ چھپی چھپکر سلطان کے نام چھوڑ گئی تھیں کہ میں باہر جاتی ہوں۔ معاف رکھنا۔ ساڑھے سات بجے کے بعد آؤنگی آپ ڈرائنگ روم میں بیٹھیں اور بات چیت کریں اب یہ دونوں برآمدے میں کھڑے ہیں کہ کوئی دروازہ کھولے۔

جمنا۔ الیزا دروازہ کھولدو۔ ڈاکٹر صاحب اور پروفیسر صاحب تشریف لائے ہیں۔

الیزا۔ آپ کھولیں میں جاؤں۔ کون پروفیسر اور کون ڈاکٹر۔

جمنا۔ تم بڑی نٹ کھٹ ہو صبح سے تو اُن کی راہ دیکھ رہی ہے۔ اب جانے کون ہیں جو تم نے اُن سے بات کی تو دیکھنا۔

الیزا۔ لو تو آپ قسم کھالی ہے آپ اُن سے بولینگی تو میں بھی بولوں گی۔

راوی۔ آخر جمنا نے اُٹھکر دروازہ کھولا تو جھٹ الیزا پہلے باہر نکل آئی گویا اُسی نے دروازہ کھولا ہو جمنا ابھی بولی بھی نہ تھی کہ الیزا جلد اُٹھی ویل کم۔ ویل کم گڈ ایوننگ مسٹر محمود۔ گڈ ایوننگ بھائی سلطان۔ ہاؤ آر یو۔ ہاؤ ڈو یو ڈو ان دونوں نے ہاتھ ملایا۔ خیر و عافیت پوچھی۔ محمود جمنا سے خیر و عافیت پوچھنے لگے۔ سلطان نے الیزا سے حال چال پوچھا۔ بات چیت شروع ہوئی۔

محمود (الیزا سے) فرمائیے آپ کیسے ہیں۔

الیزا۔ آپ کو اس سے کیا جیسے ہیں ویسے ہیں

محمود۔ آپ تو لڑتے ہیں۔

الیزا۔ جی ہاں میں ہی راہ چلتوں سے لڑا کرتی ہوں۔ بات بات پر میں ہی تلوار ہاتھ میں لیا کرتی ہوں قریشی خون میرا ہی جوش میں آیا کرتا ہے۔

محمود۔ خیر صاحب ہم لڑاکے ہی فرمائیے طبیعت تو اچھی ہے۔

الیزا۔ آپ اپنی کہئے ہم غریبوں کا کیا پوچھنا۔

سلطان (الیزا سے) یہ کیا بات ہے مجھے تو آپ بھائی

کہیں اور ان کو مسٹر محمود۔
الیزر۔ آپ تو بھائی ہوئے یہ میرے کیا لگے ہیں
سلطان۔ میں آپکا بھائی کیسے
الیزر۔ مسیح میں۔
سلطان ارکیا یہ نہیں۔

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

(۲) قولہ۔ آپ لکھتے ہیں کہ "نیا عہد نامہ ایک گزرے ہوئے زمانوں کے قصوں سے اخذ کئے ہوئے خیالات سے خلط ملط ہے"۔

یہ بالکل گول مول اور بے ٹھکانہ بات ہے کیا آپ قیاس نہیں کرسکتے تھے کہ اس قسم کی تحریر سے ناظرین دھوکھا کھا سکتے ہیں؟ چاہئے تھا کہ آپ گذرے ہوئے زمانہ کے قصوں کی تفصیل کرتے اور بتاتے کہ ان قصوں سے کیسے کیسے خیالات اخذ کئے گئے تھے جن سے انجیل نویسوں نے اپنے بیان کو خلط ملط کرکے ایسا یسوع گھڑنا منظور کیا جیساکہ انجیل مروجہ میں پیش کیا گیا ہے اور جس کا مثل دنیا نے کبھی دیکھا سنا نہیں تھا۔ لیکن اگر ثابت ہو جائے کہ آپ کا قول بالکل غلط ہو اور انجیلی یسوع اُن سابقہ قصوں اور خیالات کے عین برعکس ہے تب تو ظاہر ہوگا کہ یورپی محققوں کی باتوں سے ہمارا معترض ایک سخت الجھن میں پھنس گیا ہے۔ اور اس کو دکھائی ایسا دیتا ہے کہ گویا یسوع ناصری الجھن میں پڑا ہے اُن سابقہ خیالات اور آرزوؤں کا مفصل حال لکھنا کلام کو طول دیگا۔ اسلئے میں مختصر طور پر آپ کو جتاتا ہوں کہ وہ کیا تھے۔ اور انجیلی یسوع کیا ہے آپ کے معتبر محققوں میں سے ایک پادری ہے وہ اس امر میں یوں لکھتا ہے کہ "سکندریہ کی دینی فلاسفی یعنے یونانی یہودی فلسفہ نے عہد عتیق کے مدعا کو اپنی مرضی کے موافق بیان کرنا تجویز کرلیا تھا اور اس وجہ سے دینی خیال کی ایک عام صورت پیدا ہوگئی تھی جس میں پہلے ہی سے عیسویت کی روح پائی جاتی تھی۔ اور عیسویت کی راہبانہ صورت تھیراپوٹیز اور اسینیز فرقوں کیساتھ رشتہ میں ہے"
Modern doubt
& Christian Belief pg 51

(الف) یہ سچ ہے کہ بابل والی اسیری کے بعد ایک صدی تک کوئی قومی تواریخ لکھی نہ گئی تھی لیکن اس عرصہ کے بعد ایسی انشاپردازی شروع ہوئی جو عہد عتیق کے زمانہ کی روح و روش سے بالکل فرق تھی یعنے دینی انشا کا نتیجہ وہ کتابیں ہیں جو اپاکریفا کہلاتی ہیں اور دینی روش اُس طریق پر ہوئی۔ جو یہودیوں کی حدیثوں میں پائی جاتی ہے اور اس انشاپردازی اور دینی روش میں یہودیوں نے یونانی فلسفہ کو ملا لیا۔ بابل والی اسیری سے دوسو برس بعد یہ صورت بن گئی تھی اور یہ یہودی یونانی فلسفہ اسکندریہ (مصر) میں جاری ہوئی تھی۔ غیروں کی فلاسفی کیساتھ ایسی رفاقت غالباً اس سبب سے ہوگئی تھی۔ کہ اُس زمانہ میں کوئی نبی یا الہام نہیں تھا۔ جیساکہ میکابیز کی پہلی کتاب باب ۴ آیت ۴۶ اور ۹: ۲۷ اور ۱۴: ۴۱ میں اشارہ آیا ہے اور یونانی فلسفہ کو اختیار کرنے کی عام غرض یہ تھی کہ عہد عتیق کو یونانی خیال کے مطابق کریں۔ اور باتوں سے طرح دے کے میں صرف ایک بات کو پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ ہمارے مضمون کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس زمانے میں مسیح کی بابت یہودیوں کی اُمید کیا تھی؟ وہی یا اُس قسم کا مسیح جیسا انجیل میں پیش کیا گیا ہے اور یا بالکل فرق؟ اُس زمانہ کے سیوڈوگرافا میں سے سیبلائن آریکلز کی تیسری کتاب میں جو سنہ ۱۴۰ء قبل مسیح کی سمجھی جاتی ہے مسیح کا بیان یوں کیا گیا ہے "بادشاہ جو آسمان سے بھیجا گیا جو ہر ایک آدمی کی خون اور آگ کی تیزی سے عدالت کریگا" سلیمان کے سالٹرز (مزامیر سلیمان) جو مسیح سے ۵۰ برس پہلے کی سمجھی جاتی ہے۔ اس میں بیان ہے کہ "وہ بادشاہ داؤد کے گھرانے سے ہوگا وہ داؤد کا بیٹا ہے جو ایسے وقت میں آئیگا۔ جو صرف خدا کو معلوم ہے تاکہ اسرائیل پر بادشاہی کرے۔ وہ مسیح خداوند ہے وہ گناہ سے پاک ہے۔ اور اس لئے اپنے لوگوں پر حکومت کرسکتا ہے اور اپنے دشمنوں کو اپنے کلام سے دور کرسکتا ہے" اس کے راج میں اسرائیل کی مبارک حالی کا یوں بیان ہوا ہے۔ حنوک کی کتاب میں (جس کا سب سے قدیم حصہ سنہ ۱۵۰ء قبل مسیح کا ہے) اسرائیل گاڑیوں پر آئیں گے اور مشرق اور مغرب اور دکھن سے ہوا کے بازوؤں پر اڑیں گے"۔ "تب بادشاہ ابن داؤد یروشلم کو صاف کریگا اور غیر قوموں کو ہلاک کرکے اپنے کلام سے ایک مقدس قوم جمع کریگا اور اس پر راستی سے حکومت کریگا اور فرقوں پر حکم کریگا اور اُن کو ملکیت بانٹیگا اور کوئی اجنبی ان کے درمیان نہ رہیگا" "جوبلی کی کتاب میں ہے کہ خدا سارے اسرائیل کو غیر قوموں میں سے جمع کریگا۔ ان کے درمیان اپنا مقدس بنائیگا اور اُن کے ساتھ رہیگا۔ اور وہ مقدس ہمیشہ تک قائم رہیگا اور ہر ایک خدا کو یعقوب کا خدا اور نبی یعقوب کا باپ اور کوہ صیحون پر ابد الآباد بادشاہ جانیگا"

یاد رہے کہ یہ اُمید اور یہ آرزو اس کلام پر کیسا غضبناک کرنے والی ہے جو یسوع ناصری نے فرمائی تھی کہ یہ ہیکل برباد کرونگا اور اس کا پتھر پر پتھر نہ رہیگا اور یہودی اسیر اور پراگندہ ہونگے (متی ۲۴ باب) پس ملاکی نبی کے بعد یسوع مسیح کی آمد تک اس زمانی گمنامی عالم میں مسیح بادشاہ کی نسبت ایسی اُمید اور آرزو کی صورت پھیل رہی تھی اور عہد عتیق والے مسیح کا خیال بالکل بدل گیا تھا۔ اب دیکھو یہ وہ سابقہ یونانی یہودی خیال مسیح کی بابت اُس یسوع مسیح کے کیسا برعکس تھا جو یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اور یسوع ناصری نے پیش کیا تھا۔ یوحنا توبہ اور روحانی تیاری کی پکار کرتا ہے اور یسوع ناصری کی زبان پر خدا کے لئے ہمیشہ "ہمارا باپ" جاری ہے اس کے کام لازوال رحم اور دردمندی کے تھے۔ "وہ نیکی کرتا پھرا" (اعمال ۱۰) کیسی خود انکاری سے وہ اپنی کفارہ دینے والی موت کو قبول کرتا ہے توریت اور زبور اور نبیوں کی کتابوں کے مطابق کہتا ہے نہ کہ یونانی یہودی فلسفہ کا ساتھ دیتا ہے اُس نے آسمان کی بادشاہت سارے بنی آدم کے لئے کھول دی نہ کہ صرف اسرائیل کے لئے کل بنی آدم کو گناہ کے تحت میں جتایا اور نوزادگی اور ایمان کی ضرورت جتلائی اُس کی کل تعلیم عالمگیر اصول میں کیا یہودی کیا یونانی سب کے لئے یکسان مفید ہیں ہاں اس نے سارے کام اور کلام ایسے کئے جو سب کے لئے فایدہ مند تھے اور ہیں مگر صرف اسی ایک بات کو نظرانداز کیا۔ ترک کیا۔ جو اس کے ہم عصروں کا فخر تھی یعنے اسرائیل کی عزت اور اقبالمندی کو اُس کی بادشاہت دلوں کے اندر قایم ہوئی راستی اور سلامتی اور روح القدس سے خوشوقتی کی بادشاہت صاف ظاہر ہے کہ ایسا مسیح جیسا راویان انجیل نے پیش کیا ہے وہ سابقہ اور ہمعصر زمانہ کے خیالات سے خلط ملط نہیں ہو سکتا تھا۔ اس امر کی مفصل کیفیت کے لئے دیکھو Prophecy & History

Lecture 10 & 11. Edersheim.

یہ بھی خیال رہے کہ یونانی یہودی فلسفہ کا خیال مسیح کی بابت خواہ کچھ ہی تھا مگر پھر بھی اس میں ایک بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی یعنے رہائی دینے والے کی ضرورت اور سطوئقی اپنے سنیکا کے ذریعے اپنے سخت عقیدہ کا ناقابل عمل ہونا محسوس کر رہے تھے اور رہائی کی آرزو کر رہے تھے تو ایک طرف دنیا کی عقل کی یہ محتاج حالت اور دوسری طرف عہد عتیق کی پیشگوئیاں یسوع ناصری کی تواریخی ضرورت کو طلب کرتی تھیں اور پھر یسوع ناصری کیا ہے خود اپنے میں اس بات کو جاننے والا نظر آتا ہے کہ میں اُن آرزوں کو پورا کر سکتا ہوں "میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں" "میں توریت اور نبیوں کی کتابوں کو پورا کرنے آیا ہوں" "اے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا" (دیکھو یوحنا ۱۶: ۲۸ متی ۵: ۱۷، ۱۱: ۲۸) وہ اپنی مسیحائی کو خود ہی جانتا تھا کہ کیا ہے اور اپنے اس علم اور قدرت کے موافق کیا اور لوگوں کے خیالوں کا محتاج نظر نہیں آتا جو اپنی زندگی کو ان سے رنگ دیوے اور یہی سبب ہے کہ اس نے وہ زندگی بسر کی جو انجیل میں پیش کی گئی ہے ایک بالکل نئی اور نرالی زندگی۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

۱۸۔ سواری۔

ویدک زمانے میں سواری کے لئے گھوڑے بہت استعمال ہوتے تھے یہاں تک کہ جنگ میں بھی انہیں لے جاتے تھے جنگی گھوڑے کا ثبوت پیشتر دوھیکرا کے بیان سے دیا گیا رشی لوگ نہ صرف آپ گھوڑے پر سوار ہوا کرتے تھے بلکہ اپنے بعض دیوتاؤں کو بھی گھوڑ سوار تصور کرتے تھے۔

گھوڑے کے علاوہ گدھے کی بھی سواری کیجاتی تھی پیشتر ہم اُن کے آسمانی طبیب اشون کے گدھے کا ذکر کر چکے جب دیوتا گدھے پر چڑھتے تھے تو کیا انسان نہیں چڑھتے تھے؟

راجا لوگ اپنے اہلکاروں کیساتھ ہاتھی کی بھی سواری کرتے تھے مثلاً رگوید ۴: ۴: ۱ میں رشی اگنی دیوتا سے دعا کرتے وقت اس طرح بہس کی مثال دیتے ہیں کہ جس طرح راجا اپنے اہلکاروں کیساتھ ہاتھی پر سوار ہوکر جاتا ہے اسی طرح تو اپنے بے خوف تیجوں کیساتھ چل۔"

ویدک زمانے میں رتھ بھی ایک مشہور سواری تھی مثلاً ۱: ۲۵: ۳ "اے ورن رتھ کا مالک جس طرح تھکے ہوئے گھوڑے کو (آسودہ) کرتے ہم بھی سکھ کے لئے اسی طرح ستوتی سے تیرا دل خوش کرتے ہیں" ۱۲۴۶۱۔ ۳ میں گگھمیان رشی کہتا ہے سونے کی دی ہوئی شعلے رنگ کے گھوڑے جتی ہوئی بھوالی دس رتھ میرے پاس آئیں" (ہفتم ۴: ۱۲۶: ۱۱) "جس روز کوی گتسم ... سیدھے چلنے والے دونوں گھوڑوں کو اپنے رتھ میں جوت کر آفت سے بچ نکلے تھے اُس روز اے اِندر تو گتسم کو بچانے کے لئے اس کیساتھ ایک ہی رتھ پر گیا تھا" اس رچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رتھ میں دو گھوڑے جتتے تھے اور ایک رتھ پر ایک سے زیادہ شخص بھی سوار ہوتے تھے اسی رچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیگر قدیم قوموں کی طرح ہمارے آریہ اجداد بھی ویدک زمانے میں رتھوں پر بیٹھکر جنگ میں جایا کرتے تھے۔ اسلئے وہ رتھوں کی بہت تمنا رکھتے تھے۔ مثلاً "اے گھوڑے والے اندر کاش کہ ہم رتھ والے ہوکر ستوتی سے ہمیشہ تیری ستائش کر سکیں" (رگوید ۴: ۱۶: ۲۱)

ویدک رشی کشتی اور جہازوں کی سواری کرتے تھے تجارت کے بیان میں اُنکے سمندر میں جانیکا بیان

کیا گیا۔ رگوید ۷، ۱۰، ۱۸، ۳۴ وغیرہ میں وسشٹ رشی کے کشتی پر سوار ہونیکا ذکر ہے۔

پس ویدک زمانے کی سواریاں عموماً وہی تھیں جو اس دیس میں اب بھی موجود ہیں۔ ریل گاڑی اگن بوٹ بائیسکل وغیرہ کے جنہیں زمانہ حال کے سائنس نے برپا کیا۔ باقی آئندہ

اڈیٹر انوار الاسلام کے چند سوالوں کے جوابات

گزشتہ اشاعت سے آگے

(۷) **قولہ**۔ جب اقانیم ثلاثہ بی بی مریم کے رحم میں تھے اور غذا حیوانی اور نباتی کھاتے پیتے۔ یعنی ستنا کا خون پیتے تھے۔ اور بقول عیسائی بی بی مریم کا روح اور جسم مثل آدم علیہ السلام کے فطرتی گناہ سے بنا ہوا تھا تو ان اقانیم ثلثہ کا جسم بھی گناہوں سے بنا جسم تو گناہ سے ملوث اور روح پاک یہ دو متضاد و متباین امور ہیں یاد رکھو۔

اقول۔ کون سی کتاب دین عیسوی میں آپ نے یہ تعلیم پڑھی ہے کہ تثلیث مریم کے رحم میں گئی یا کس عیسائی نے آپ سے ایسا کہا افسوس کہ ایسا کہنے اور تحریر کرنے سے طبیعت کی آلودگی کیسی ظاہر ہو جاتی ہے جو ایک دانا انسان کو روشن دن میں اندھا بنا دیتی ہے۔ معترض کو معلوم ہو کہ الٰہی ذات رحم میں نہیں بنائی جاتی بلکہ وہ ازلی ہے۔ اور باقی رہا مریم کی ذات پر سو وہ مثل دیگر بنی آدم کے ایک مخلوق تھی۔ جس کے ساتھ تعلق صرف انسانی جسم کی بناوٹ کا تھا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں پر چونکہ فضول اعتراض کا فضول جواب دینا ہمارا کام نہیں ہے لہذا اس پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۸) **قولہ**۔ یہ بھی مسئلہ ہے کہ جسم اور روح لازم ملزوم ہیں ایک دوسرے کی جدائی سے سب کارخانہ نکما اور ادھورا ہے تو ایام رضاعت میں بی بی مریم علیہ السلام کا دودھ کون پیتا تھا۔ خدا بیٹا یا روح القدس ہر حالت میں بی بی مریم علیہ السلام تینوں سے رتبہ عظمت روحانی اور جسمانی سے افضل و احسن ہے۔

اقول۔ یہ سوال بھی معترض کا بالکل بے معنے ہے کیونکہ الٰہی ذات پر ایسا خیال ہی لانا عجب بے عقلی اور دیوانہ پن ہے نہ ہی ایسی بیہودہ باتیں عیسائیوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اور نہ کسی عیسائی کے ایسے خیال ہیں۔ معلوم نہیں کہ معترض نے کہاں سے یہ لا معنے سوال گھڑے اور عیسائیوں کے ذمہ لگاتا ہے جو بالکل بے انصافی ہے اور جس طرز اور انداز سے سوال کئے ہیں اس تہذیب کی تو کیا تعریف ہے ہم اس کو ناظرین کے غور کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

(۹) **قولہ**۔ یہ بھی براہ مہربانی بتائے جائیے کہ ایام حمل میں یا رضاعت اقانیم ثلثہ اکٹھے تھے تو بی بی مریم کی روح کہاں تھی اور اس کے جبلی ہنگیہ کی زندگی کس پر منحصر تھی۔

اقول۔ یہ بھی معترض کی غلط فہمی پر دال ہے خدا ہاں تثلیث والا واحد خدا سب کا خالق ہے اور وہ خود ازل سے ہے مریم اس کی مخلوق تھی۔ اگر کوئی معترض کے سوال تھے تو از روئے کتاب ہونے چاہئے تھے نہ کہ من گھڑت کی شکل کہ جس کا سر نہ پیر

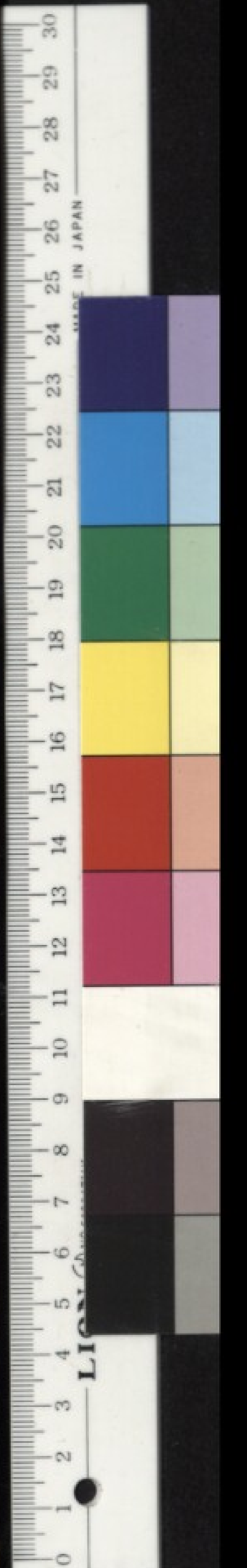
(۱۰) **قولہ** اگر اقانیم ثلاثہ تینوں جمع تھے تو بپتسمہ کے وقت روح القدس فاختہ بنکر آسمان سے کیوں اتری اور آسمان سے کیوں آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے تمام دنیا بھر میں ایک بھی تثلیثی عیسائی جواب نہیں دے سکتا۔ پس اس امر سے ثابت ہے کہ روح القدس اور باپ علیحدہ تھے اور مسیح علیحدہ

اقول۔ باپ اور بیٹے اور روح القدس کی جدائی اس طرح ثابت نہیں ہوتی اسلئے کہ انسان کی نجات کے کام میں خدا کی قدرت کا اظہار عجیب طور سے نظر آتا ہے۔ تثلیث کا پہلا اقنوم باپ بیٹے سے کفارہ لیکر عدل کو پورا کرتا ہے اور بیٹا عدل کو پورا کرنے سے رحم کا دروازہ گنہگاروں کے لئے کھولتا ہے اور روح القدس تائب گنہگاروں کو تعلیم دیتا اور پاک بنا کر بہشت کے لائق بناتا ہے پر ایسا کرنے سے وہ تقسیم نہیں ہوتا تینوں کا جمع ہونا یا علیحدہ ہونا ایسے سوال بالکل عبث ہیں کیونکہ تثلیث فی توحید کا نہ سمجھنا ایسے بیہودہ سوالوں کا سبب ہوتا ہے۔ ان ظہورات سے ان کی علیحدگی ثابت نہیں ہوتی پر البتہ خاص خاص کام ظاہر ہوتے ہیں اور یہ بات قابل اعتراض نہیں کیونکہ خدا کی صفات جس وقت چاہے ظاہر ہو جاتی ہے تو بھی خدا ان سے تقسیم یا علیحدہ نہیں ہوتا۔

سوال کیسے۔ بے ڈھنگے اور بالکل اپنے ہی خیالات کے ڈھکوسلے معلوم ہوتے ہیں پر دعویٰ دیکھئے کتنا بڑا کیا ہے کہ تمام دنیا کے مسیحی بھی انکا جواب نہیں دے سکتے ایسا کہنا اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے اور کچھ نہیں۔
باقی آئندہ

صد سالہ تعلقات

ریاست ہائے پھولکیاں کو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں آئے ہوئے ۵ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک صدی پوری ہوئی۔ اس زمانے میں جبکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پشاور تک اپنی فتوحات مکمل کر کے ستلج کے اس طرف عنان توجہ معطوف کی تھی اگر برٹش گورنمنٹ اپنی مہربانی کا ہاتھ ان ریاستوں کے سر پر نہ رکھتی تو شمشیر پنجاب ضرور ان کو نوالہ کر جاتا۔ یہ اتحاد کچھ ایسی مبارک گھڑی ہوا تھا کہ آج اس کو سو برس



پورے ہوگئے مگر اس کی گرہ بجائے کمزور ہونے کے روز بروز مضبوط ہوتی گئی حتیٰ کہ ۱۸۵۷ء کے نازک وقت میں بھی ریاست ہائے مذکورہ نے محاصرہ دہلی میں مدد دیکر اپنی سچی دوستی کا پورا پورا حق ادا کیا۔

حسن اتفاق سے جب ریاست ہائے پھولکیاں کے ساتھ عہد نامہ ہوا تھا تو موجودہ وائسرائے کے پڑدادا اول لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند تھے جس کی یادگاری کا پہلی صدی کا جشن اُن کے پڑپوتے کے عہد میں منایا جاتا ہے

اس تقریب پر پٹیالہ۔ نابھہ جیند اور مالیر کوٹلہ میں دربار ہوئے فوجوں کی پریڈ اور سلامی ہوئی اور خوشی منائی گئی۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے سپاہیوں کی تنخواہ میں ایک روپیہ ماہوار کا اضافہ کیا پٹیالہ میں اُس روز عام تعطیل رہی طلباء کالج و مدارس اور یتیم خانوں کو شیرینی تقسیم ہوئی ۱۰۱ توپ کی شاہی سلامی چھوڑی گئی۔

وائسرائے کی خدمت میں ایڈریس

ہر سہ ریاست ہائے پھولکیاں کی طرف سے شملہ پر حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن حاضر ہوا اس دفعہ میں ریاست پٹیالہ کی جانب سے کرنل عبدالمجید خاں اور سردار نارائن سنگھ۔ جیند کی طرف سے سردار پریم سنگھ اور لالہ برج نارائن اور نابھہ کی طرف سے سردار حضورا سنگھ اور سردار گمبیر سنگھ حاضر تھے ۱۱ بجے حضور وائسرائے نے باریابی بخشی اور رسمی تعریف کے بعد کرنل عبدالمجید خاں نے ہز اکسیلنسی کی خدمت میں حسب ذیل ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس

ہم لوگ اپنے آقایان نامدار مہاراجہ پٹیالہ اور راجگان نابھہ و جیند کی طرف سے اس خدمت پر مامور ہوئے ہیں کہ ہز ہائینس کی جانب سے ہر سہ ریاستوں کے برٹش سایہ عاطفت میں آنے کی پہلی صدی کے خاتمہ پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں۔ اس تاریخی واقعہ نے ریاست ہائے مذکورہ کو ہمیشہ کے لئے محفوظ اور خوشحال کر دیا ہے۔ اس نے بیرونی دشمنوں کے جملہ خطرات کو دور کر کے ریاستوں اور ان کی رعایا کی بہبودی مہیا کی اس زمانے میں خیال تھا کہ ریاستیں صرف تلوار کے زور سے بڑھائی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس صدی کے درمیان جو برٹش سایہ عاطفت میں بسر ہوا ہے۔ ان ریاستوں کا رقبہ بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی آمدنی میں بے حد اضافہ ہوا ہے اور ان کی رعایا نے تہذیب و شائستگی میں معقول ترقی کی ہے اول لارڈ منٹو کا یہ بہت بڑا فیض تھا کہ انہوں نے ان ریاستوں کو نہایت نازک وقت میں بچا لیا اور اس طرح سے اُن کی بہبودی اور ساتھ ہی اپنے محسن اور جانشینوں کی وفاداری کی بنیاد قائم کر دی یور اکسیلنسی کے لئے یہ امر کچھ موجب مسرت نہ ہوگا۔ اگر اول لارڈ منٹو کے پڑپوتے اور گورنر جنرل ہند کی حیثیت سے اپنے جد امجد کی دانشمندانہ پولیسی کے نتائج پر آپ نظر ڈالیں۔ خاندان پھولکیاں کو برٹش راج کے ساتھ اپنی سچی وفاداری کی تاریخ پر فخر ہے انہوں نے ہمیشہ اپنی فوجیں اپنے خزانے اور تمام ذرائع گورنمنٹ کی نذر کرنے میں تامل نہیں کیا۔ بلکہ خود والیان ریاست وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خدمت کے لئے اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈالا ہے۔ ہز ہائینسیز اور ان کی تمام رعایا تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ قادر مطلق ہمارے ملک معظم قیصر ہند اور ملکہ قیصرہ کو سلامت با کرامت رکھے اور وہ یور اکسیلنسی اور لیڈی منٹو اور آپ کے تمام خاندان کے لئے ہر ایک [illegible] اور کامرانی کے خواہاں ہیں اس کے بعد ڈیپوٹیشن نے اپنے اپنے مہاراجہ کی طرف سے ہدیئے پیش کئے اور حضور وائسرائے نے ذیل کی تقریر کی

وائسرائے کی اسپیچ

صاحبان میں آپ کے ایڈریس اور مراسلوں کا جو آپ نے اپنے مہاراجگان کی طرف سے پیش کئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں میں ان کے خوبصورت الفاظ اور وفادارانہ خیالات کی جن کی وجہ سے ۱۸۰۹ء کے اعلان کی صد سالہ یادگار کا جشن منانے کی تحریک ہوئی بڑی قدر کرتا ہوں۔ آپ کے ممبران ڈیپوٹیشن دور دراز کا سفر کر کے آئے ہیں ایسے میں آپ کا شملہ پر تہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں یہ سو برس جو گذرے ہیں جب سے کہ ہمارے آبا و اجداد نے ستلج کے کنارے پر ایک دوسرے کی دوستی کا عہد کیا تھا قابل یادگار ہیں۔ انہوں نے طوفانی زمانہ میں ہاتھ ملائے تھے۔ اور اس کے بعد بہت سی آزمائشوں کے وقت آئے۔ ریاست پھولکیاں اور برٹش راج نے اپنے پرانے عہد و پیمان کو روز افزوں وفاداری کے ساتھ قائم رکھا تمہارے حکام تاج کی وفاداری میں ثابت قدم رہے ہیں اور تمہاری افواج نے سلطنت کی عمدہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ جبکہ برٹش گورنمنٹ نے ہمیشہ تمہاری ریاستوں کی بہتری چاہی ہے۔ تاہم میں قیاس نہیں کر سکتا کہ اول لارڈ منٹو یا مہاراجگان پٹیالہ نابھہ جیند کے ۳ مئی ۱۹۰۹ء کو یہ بات خواب و خیال میں گذری ہوگی کہ ایک صدی کے بعد دوسرا لارڈ منٹو ان والیان ریاست کے جانشینوں سے اس عظیم الشان اعلان کی بابت شکریہ لے رہا ہوگا۔ جو عملی طور پر اُن کی ہستی کا ضامن ہوا تھا۔

صاحبان مجھے اسبات کا فخر ہے کہ آپ نے میرے پڑدادا کی خدمات کی یاد کو محفوظ رکھا ہے میں کبھی نہ بھولونگا کہ ۱۹۰۵ء میں وائسرائلٹی کا چارج لینے پر سب سے پہلے کلکتہ میں میرا خیر مقدم پھولکیاں ڈیپوٹیشن نے ہی کیا تھا اور میں یہ خیال

کر کے خوش ہوتا ہوں کہ میں ان ہز ہائینس والیان ریاست کو جن کے تم قائم مقام ہو اپنے ذاتی دوستوں کے زمرہ میں شمار کرتا ہوں۔ صاحبان میں درخواست کرتا ہوں کہ وی ہائی نسسز کے پاس ان کی مبارکبادیوں کے عوض میں اس قابل یادگار سالگرہ پر میرا شکریہ پہونچا دیجئے

کرمی نیوز

کلکتہ میں ہندوستان کے مختلف مذاہب کا جلسہ

گذشتہ سے پیوستہ۔

زوروسٹری این ازم یا زردشت کا مذہب

رکھا گیا تھا۔ اس کے متعلق دو مضامین آئے ہوئے تھے کہ جن میں سے ایک کلاباد (بمبئی) کے سیٹھ جیون جی جمشید جی مودی کا اور دوسرا گاتھا سوسائٹی بمبئی کی طرف سے لکھا ہوا تھا مگر ان دونوں مضامین کے راقم جلسہ میں نہیں آئے ہوئے تھے اس لئے پہلا مضمون ایک بنگالی صاحب کو پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ مگر انہوں نے اس مضمون کو ایسے خراب طور سے اور دھیمی آواز میں پڑھا کہ اس کا سارا لطف جاتا رہا اور سوائے اس کے کہ اس میں مردوں کے جلانے اور دفن کرنے کے بجائے صرف کھلا جنگل میں چھوڑ آنے کی رسم کی کہ جو پارسیوں میں مروج ہے تعریف کی ہوئی ہے اور کوئی بات بھی ہاتھ پلے نہ پڑی۔ غالباً اس بیچ کی بے لطفی نے دوسرا پرچہ یونہی نا پڑھنے کے چھوڑ دینے پر کمیٹی والوں کو تحریک کی۔ اور اسکے بعد

بدھ ازم

کے متعلق مضامین پڑھے جانے کی باری آگیا ہوئی۔ بدھ دھرم کے متعلق بھی تین مضمون آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک دورجانگ کے ٹورسن ٹروپ آف گونتاک کا لکھا ہوا تھا۔ دوسرا بدھ دھرم کے مشہور پرچارک اناگاریکا ایچ دھرمپال صاحب کا تھا اور تیسرا مہگنشو پورنانند سوامی کلکتہ کا تھا۔ پہلا مضمون اناگاریکا ایچ دھرمپال کو پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے اٹھتے کیساتھ ہی ایک لمبی اور پرجوش تقریر شروع کردی کہ جس پر انہیں ایک کاغذ پر لکھ کر بتایا گیا کہ یہ تقریر کرنے کا مقام نہیں ہے اس پر وہ پرچارک صاحب چیں بچیں ہوگئے اور بجائے اپنا مضمون پڑھنے کے خفا ہوکر اپنی جگہ آبیٹھے اس پر بابو شاردا چرن متر صاحب نے کھڑے ہوکر حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس کانونشن میں ضرور وہی مضامین پڑھے جاویں جو کہ انتظامی کمیٹی منظور کرچکی ہے اور صرف مضمون کے پڑھنے کی اجازت دھرمپال صاحب کو دی گئی تھی مگر انہوں نے اس کے بجائے تقریر کرنا شروع کردیا۔ انہیں میر مجلس کی منشا کے مطابق منع کیا گیا۔ اس پر وہ خفا ہوگئے کہ جس سے آپ لوگ ہی بتائیں کہ آیا میرا انہیں منع کرنا درست تھا یا نہیں اس پر چاروں طرف سے "درست تھا" کے نعرے بلند ہوئے۔ دھرمپال صاحب کچھ کہنے کے لئے پھر اٹھے مگر انہیں بند کردیا گیا۔ اور مہگنشو پورنانند سے اپنا مضمون پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ یہ مضمون بنگالی میں تھا۔ اور ایسے مہگشو مذکور نے اس قدر جلد جلد اونچی آواز سے پڑھا کہ اکثر بنگالی لوگوں کے بھی کچھ ہاتھ پلے نہ پڑا اور لمبا ہونے کی وجہ سے انہیں بیچ میں روکدیا گیا اس کے بعد کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر سرت کمار ملک نے اناگاریکا دھرمپال صاحب کو اپنا مضمون پڑھنے کی اجازت عنایت کرنیکے لئے میر مجلس صاحب سے درخواست کی اور یقین دلایا کہ وہ ان کے احکام کی پابندی کریں گے۔ اس پر انہیں دوبارہ اجازت دیگئی مگر نہ صرف یہ کہ اس مضمون میں بدھ دھرم کے متعلق کوئی خاص نئی بات درج نہ تھی بلکہ اس مضمون کے لمبا ہونیکی وجہ سے آخر کار اُسے بھی ادھورا ہی بند کرنا پڑا۔ اس کے بعد

جین دھرم

کے مضامین پڑھنے کی باری تھی۔ اس کے متعلق جینیوں نے دگمبری فرقے کے متعلق ایک مضمون بمبئی سے اور شامبری فرقے کے متعلق بنارس کے منی مہاراج کی طرف سے آیا ہوا تھا۔ اور یہ دونوں مضمون ہندی بھاشہ میں تھے پہلا مضمون اس کے راقم کی طرف سے پنڈت چمپیدی لال صاحب نے پڑھنا شروع کیا۔ مگر اُن کی آواز آٹھ منٹ کے بعد رکگئی۔ اور انہیں محسوس ہوا کہ اُن کے مضمون کا گوڑھا بھید کوئی نہیں سمجھ رہا اور وہ یہہ کہکر مضمون کو بیچ میں چھوڑ کر بیٹھ گئے جس پر لوگوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ دوسرا مضمون اس کے راقم کی طرف سے لالہ ہرگوبند صاحب نے پڑھا اول تو یہ مضمون بہت لمبا تھا دوسرا اس کی زبان ہندی بھاشہ تھی اس پر پڑھنے والے نے صرف سارا مضمون جوں توں کر کے ختم کردینا ہی ایک مقدم رکھا اُسے جلد جلد اور حاضرین کی توجہ وغیرہ کا خیال نہ رکھکر پڑھا کہ لوگ اُسے سنتے سنتے اکتا گئے کیونکہ ہاتھ پلے کسی کے کچھ نہ پڑتا تھا اب شام کے پانچ بج چکے تھے اور ابھی آج کے لئے۔

براھمہ دھرم

کے متعلق مضامین پڑھنے کے لئے باقی تھے براھمہ دھرم متعلق پہلا مضمون پروفیسر شنبہو ناتھ سین صاحب ایم۔ اے کا تھا۔ اور انہیں اپنا مضمون پڑھنے کے لئے کہا گیا پروفیسر صاحب مذکور ایک بہت لائق اور نیک شخص ہیں۔ کلکتہ میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں وہ بہت اچھی انگریزی لکھنے اور بولنے والے ہیں۔ ان کا تعلق براھمہ سماج کی نو ودھانی جماعت کے ساتھ ہے اور انہوں نے اس جماعت کی تعلیم کے متعلق ایک قابل قدر اور عمدہ مضمون پڑھا اور مرحوم

یادگیشب چندرسین صاحب کے مختلف قسم کے بادیوں کے متعلق تعظیم کے بہاؤ ور کھشد و غیرہ کے متعلق تعلیم کو موثر پیرایہ میں ذکر کیا۔ اور گو جہاں تک کلکتہ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے وہاں براہمو سماج کا اثر دنوں دن گھٹ رہا ہے مگر تاہم یہ خوشی دلانے والا امر ہے کہ مرحوم برہمو جاریہ شری کیشب چندرسین صاحب کے لئے لوگوں کے اندر عزت کا بھاؤ بدستور موجود ہے اور اسلئے جب کبھی اس مضمون میں اُن کا نام آتا تو لوگ عزت کے اظہار میں چیرز دیتے تھے۔ پروفیسر صاحب کے اس موثر مضمون کیساتھ آج کا جلاس ختم ہوا اور براہمو دہرم پر دوسرا مضمون کل کے لئے چھوڑا گیا۔

دوسرے دن ٹھیک بارہ بجے کارروائی پھر شروع ہوئی پہلے کچھ عرصہ باجوں سے سر نکلتے رہے پھر ایک گیت گایا گیا۔ اس کے بعد ایک یوروپین عیسائی پادری صاحب نے جلسے کی کامیابی کے لئے ایشر سے پرارتھنا کی اس کے بعد رائے بہادر بابو نریندرو ناتھ صاحب نے اپنا ایک مضمون پڑھنا شروع کیا کہ جو غالباً انہوں نے اپنے اخبار انڈین مرر میں چھاپنے کے لئے لکھا تھا۔ یہ مضمون بہت لمبا تھا اور بابو صاحب کی آواز بہت دھیمی تھی اور یقیناً اگر ان کی سی اعلےٰ شہرت رکھنے والا مضمون کو پڑھنے والا نہ ہوتا تو کلکتہ کا وسیع مجمع اتنی دیر تک اُسے چپ چاپ ہرگز نہ سنتا۔ باقی آئیندہ۔

دہرہ دون برنج ڈوئی والا کے نزدیک پسینجر اور گڈس ٹرین کا خوفناک تصادم ہوا جس سے انجن اور تین مسافر گاڑیاں اور پانچ مال گاڑیاں چور چور ہو گئیں اور کچھ لوگ مر گئے اور زخمی ہوئے۔ افسران محکمہ موقعہ پر جا رہے ہیں۔

شعر و سخن

مناجات

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی

ہوا مرض گنہ سے ہوں خستہ جگر مجھے فضل سے اپنے شفا دو مسیح
پھیروں کب تک میں آوارہ بے راہبر مجھے جنت کی راہ دکھا دو مسیح
میری حالت زار پہ کرو کرم بخشو میرے گنہ اے شفیع امم۔
شب و روز ہوں میں مبتلائے الم ایسی فکروں سے مجھکو چھڑا دو مسیح
ہار پڑا ہوں میں جا کے بچے سے جدا کئے کام شرارت کے بھی بڑا
تیرے قدموں میں جب ہاتھوں میں آپڑا میری بگڑی کو اکدم بنا دو مسیح
میں تو عاصی ہوں محتاج فضل ترا تو مرا بہا ہے نور مجسم خدا
کیا تجھ پہ بھروسا ہو جیسے سدا میری نیا کو پار لگا دو مسیح
تیری شان الوہیت کا ذکر ہو کیا تو نے لاکھوں ہی مردوں کو زندہ کیا
اپنے تائب کو بھی اتنو مہر خدا اپنی رحمت کے بارے جلا دو مسیح

انتخاب اخبارات

دو نئے اخباروں کی نامنظوری

میسور دربار میں حال میں دو درخواستیں نئے اخبارات جاری کرنے کی بابت پیش ہوئیں۔ ایک اخبار میسور مار و کے نام سے بنگلور میں جاری کرنا چاہتے تھے دوسرا میسور پیٹریٹ خاص میسور میں نکالنا منظور تھا۔ یہ دونوں ہفتہ وار تھے لیکن دربار نے دونوں درخواستیں نامنظور کیں اور اجازت نہیں دی۔ دونوں شخص محض نوجوان خورد سال اور بظاہر ناتجربہ کار ہیں۔ میسور دربار خیال کرتا ہے کہ یہ برائے نام ور مقبّل کئے گئے ہیں۔ اور اصلی آدمی در پردہ ہیں۔

تمام ہندوستان میں زنانہ تعلیم

ابتدائی اور دیگر پرائیویٹ مدارس کی کل تعداد ہندوستان میں ۱۵۱۴ سے ۲۷۷۹ تک اور پنجاب میں ۲۷۴ سے ۳۹۵ تک پہونچی طلبا میں ۵۸۱۵۵ سے ۹۰۴۰۴ تک اور پنجاب میں ۱۰۲۷۷ سے ۲۴۴۳۱ تک ترقی ہوئی۔ ہندوستان کے سرکاری و پرائیویٹ زنانہ مدارس کے طلبا رمیں گذشتہ پانچ سالوں میں ۸۷۰۳۰ سے ۱۲۴۷۰۱ اور پنجاب میں ۱۰۶۳ سے ۸۸۲۱ تک اضافہ ہوا۔ ان میں علی الترتیب یعنے ہندوستان میں ۱۴۷۱۲۱ سے ۲۲۴۹۰ تک اور پنجاب میں ۹۰۰۷ سے ۲۸۳۴۴ تک لڑکیوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہندوستان جیسے وسیع اور آباد ملک میں چھوٹے بڑے ۱۲۴۰۰ مدارس اور تقریباً سوا چھ لاکھ لڑکیوں کا تعلیم پانا ہرگز قابل اطمینان نہیں ہے۔

ایک عورت کی عمدہ وصیّت

بقول پنیر سول ملٹری گزٹ ناقل ہے کہ بنارس کے رام کرشن ہوم آف سروس کے لئے ایک عورت بنام بی بی سری متی کیسر نے اپنے مرنے کے وقت ۶۰۰۰ روپیہ نقد اور زیور اس غرض سے وصیّت کر دیا کہ اس کی یادگاری میں کوئی دہرم سالہ یا خیراتی رفاہ عام مکان بنایا جاوے جس سے ایک ڈسپنسری بنانے کی تجویز ہوئی ہے۔

جنوبی ٹریونکور میں میڈیکل کام

لنڈن مشنری سوسائٹی کے متعلق جنوبی ٹریونکور میں میڈیکل مشن کا کام ڈاکٹر جے ڈیوڈسن کے ماتحت بڑی ترقی پر ہے۔ گذشتہ سال ۱۵۲۵۹۰ شمار مریضوں کا معالجہ علاج کے لئے

شفاخانہ میں آ سے [illegible] ہوئے جن میں سے ۵۲ [illegible] گئے صاحب موصوف کے پاس صرف ایک عارضی مددگار ہے پر ۵ ہندوستانی ڈاکٹر مس جین کو مشن کی طرف سے اس کام کے لئے تیار کیا گیا ہے جو عمدہ مدد دیتے ہیں کل اخراجات کا تین چوتھائی حصہ فیس خیرہ کو دوائیوں کی بکری اور سرکار ٹرونکور کی امداد سے حاصل ہوتا ہے کل خرچ اس مشن کا قریب ۱۹۰۰۰ روپیہ سال کا ہے اس کے متعلق ایک ہیرا اسلیم ہے جس میں ۴۵ مریض ہیں ڈاکٹر صاحب سٹین ۶ کے نئے علاج کا ٹیوبرکل ان جیکشن کرتے ہیں اگرچہ بعض مریضوں کو اس سے فایدہ کثیر ہوا ہے مگر وہ ابھی اس کی بڑی کامیابی نہیں سمجھتے۔

سلطنت ٹرکی کا معاملہ طے

سابق سلطان تخت سے اوتار گیا اور نیا سلطان جو سابق سلطان کا برادر زادہ ہے تخت پر جلوس فرما چکا ہے اور تخت نشینی کی خوشی میں جشن بھی ہو چکا ہے اب پریزیڈنٹ امریکہ اور شاہ ہندوستان نئے بادشاہ کو مبارکبادی کی تاریں بھیج رہے ہیں۔ افسوس کہ مرسینا میں اور نیز اڈنا میں ہزارہا آرمینی قتل کئے جا چکے ہیں اور زندہ جلائے گئے ہیں جانوں کا نقصان ۳۰۰۰۰ بتایا جاتا ہے سابق سلطان نے سیلونیکا میں اپنی رہائش اختیار کر لی ہے امیز ریم کی فوجوں نے ٹرکا شینوپل کا حال سنکر اطاعت قبول کر لی ہے۔

گارڈن مشن کالج راولپنڈی کا رزلٹ

گارڈن مشن کالج راولپنڈی کا سال حال کا نتیجہ بڑا تسلی بخش رہا ہے اس کالج سے بی۔ اے اور ایف۔ اے اور ایف ایس سی سپیشل کل ۱۵ میں سے ۸ پاس ہوئے ایک نوجوان بنام ای۔ ماکرجی عیسائی پنجاب میں تیسرے درجے پر رہا جس نے ۷۰۵ مارکس میں سے ۳۴۴ نمبر پائے ہم کالج کے پروفیسر صاحبان کو اس کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔

ٹرکی میں ایک ایڈیٹر کا قتل

ہمعصر سول عثمانی ناقل ہے کہ "سربستی" نامے اخبار کا ایڈیٹر بنام حسن فہمی آفندی جبکہ وہ ہمراہ سرکاری افسر کے اپنے دفتر کو جا رہا تھا قتل کیا گیا وجہ قتل پولیٹیکل معاملہ بیان کیا جاتا ہے وہ کمیٹی اتحاد اور ترقی کے برخلاف مضامین شائع کرتا تھا۔ پولیس اس کی تحقیقات میں مصروف ہے مگر اب تک پتہ نہیں لگا۔

ورلڈ مشنری کانفرنس کے تین ڈیلیگیٹس

ورلڈ مشنری کانفرنس کی اگزیکٹو کمیٹی نے جو ۱۹۱۰ء میں مقام ایڈنبرگ میں منعقد ہونے والی ہے بطور ڈیلیگیٹس کے ہندوستان کی مشن کی طرف سے تین اشخاص کو چنا ہے جن کے نام یہ ہیں۔

پادری ڈاکٹر کے سی چٹرجی مقیم ہوشیار پور
پادری ڈاکٹر ایچ۔ ڈی گرسولڈ مقیم لاہور
ڈاکٹر جے ایم۔ ویلس
اور ان کے قایم مقام ڈاکٹر ہنری فورمن۔

فصل کی بربادی

اس دفعہ فصل بہت اعلیٰ پکی تھی لیکن ایک دو ہفتے سے برسات کا سماں بن گیا ہے ایسی جھڑی نے فصلوں کو تباہ کرنے میں بہت کچھ حصہ لیا ہے اور جہاں اس بارش سے وبائی بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے وہاں ایک عالمگیر قحط پڑ جانے کا گمان ہو رہا ہے ملک کی طرح سے بربادی ہے۔

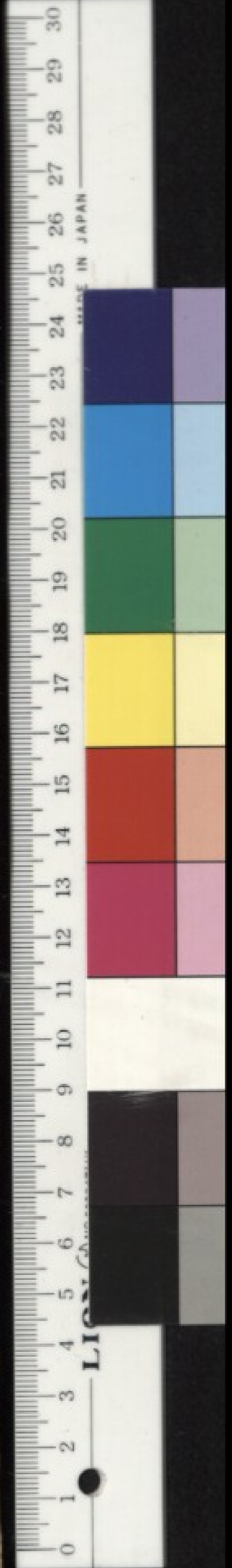
ایک نوجوان سنیاسی

ستیہ لعل الیاس گھوش نامی ایک نوجوان بنگالی جو کہ دوران مقدمہ ٹنگ میں ایک سڈیشن تقریر کرنے میں پکڑا گیا تھا۔ اب پھر جوہٹی میں لکچر دیتا ہوا گرفتار کیا گیا ہے جہانکہ کچھ بدامنی شایع تھی۔

زلزلہ۔ ۲۴ اپریل کے تار سے پتہ چلتا ہے کہ ربن میں ایک سخت زلزلہ آیا بہت سے گھر مسمار اور منہدم ہو گئے۔ ۱۳۰۰ اشخاص مر گئے۔ ایک سو سخت زخمی ہو گئے اور ۱۲۰ گم ہیں خدا ایسی آفت سے محفوظ رکھے۔

عیسائیوں کا قتل عام

جو خبریں اندرون ٹرکی سے آ رہی ہیں اگرچہ باہر کی دنیا کے لئے اس قدر سینسیشنل نہیں جیسے کہ خاص قسطنطنیہ کے انقلاب کے حالات ہیں لیکن ان سب کے نقطہ خیال زیادہ سنجیدہ ہیں ولایت اڈانہ میں جو بیچارے عیسائیوں پر ترکوں نے ظلم کیا ہے اس سے عجب نہیں ہے کہ تمام یورپ میں ہمدردی کا جوش قدرتی طور پر پیدا ہو اگرچہ ان خبروں میں اکثر مبالغہ کی رنگ آمیزی ہو سکتی ہے مگر جب سفیروں کے ذریعہ سے آئیں تو کسی قدر اعتبار ضرور کرنا پڑتا ہے ولایت مذکورہ میں ترکوں کی آبادی زیادہ ہے ان کے ساتھ ہی یونانی چرچ کے عیسائی اور آرمنی اور سائرین عیسائی بھی آباد ہیں۔ علاوہ ازیں اڈانہ اور ترسس میں ایک بڑی آرمینی یونیورسٹی ہے اور تعجب یہ ہے کہ وہاں ایک محلہ سرحدی پٹھانوں کا بھی ہے جو وہاں نصف صدی سے جا بسے ہیں جن میں باجوڑی مہمند۔ یوسف زئی۔ علزئی قندھاری فرقوں کے پٹھان شامل ہیں۔ یہ لوگ ترکوں کا لباس پہنتے ہیں اور ترکی زبان بولتے ہیں۔ آپس میں پشتو میں بات چیت کرتے ہیں وہاں وہ ایرانی کہلاتے ہیں۔ اکثر چوکیداری اور





کا کام کرتے ہیں اسلئے عجب نہیں کہ آرمینیوں کے قتل اور خونریزی میں انہوں نے بھی حصہ لیا ہو۔ پہلے موقعوں پر میسوپوٹامیہ، کردستان وغیرہ میں کئی دفعہ عیسائیوں کا قتل عام ہو چکا ہے خدا معلوم عرفا اور دیار بکر اور موصل میں کیا گذری ہوگی۔ اگر یہ تار خبر صحیح ہے تو کسقدر افسوسناک ہے کہ ولائیت اڈانہ میں قتل عام سے سخت مصیبت چھائی ہوئی ہے ۱۵ ہزار آدمی بے خانماں ہیں ۹ پراٹسٹنٹ پادری قتل ہوئے۔ یتیموں کی تعداد ہزاروں تک پہونچ گئی ہے۔ برٹش نائب کونسل میجر ڈاوٹی وائیلی کی سرپرستی میں ایک ریلیف کمیٹی بنائی گئی ہے انگلستان اور امریکہ کی پبلک سے امداد کے لئے اپیل کی گئی ہے اگر انجمن اتحاد و ترقی نے قسطنطنیہ کے انتظام سے فارغ ہو کر اس علاقے کی بدامنی کی جلدی خبر نہ لی تو اندیشہ ہے کہ بین الاقوام پیچیدگیاں پیدا ہونگی جن سے ٹرکی کی آئندہ استحکام قومی حکومت اور اقتدار کے حق میں اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔

ایک غلط خبر کی تردید

ہمعصر پرکاش میں ہم یہ خبر پڑھکر کہ موہن پور میں ۳۰۰ مسلمان آریہ ہوگئے ہیں اور ۲۲ عیسائی واعظ اور نیز ایک انگریز آریہ ہونے کو تیار ہے حیران تھے چنانچہ اس کی صحت کے لئے ہم نے وہاں کے مشنری کے پاس وہ خبر بجنسہٖ بھیج دی۔ اس کے جواب میں وہاں کے مشنری صاحب نے لکھا ہے کہ یہ سب مبالغہ ہے صرف ایک ٹھاکر کا خاندان پہلے عیسائی ہوگیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ محمدی ہوگیا اور اب وہ آریہ ہوگیا ہے اور زیادہ کچھ نہیں اور وہ صاحب یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ مقام جلال آباد کے علاقے میں جس میں موہن پور بھی شامل ہے ۸۰۰ عیسائی ہوئے ہیں معلوم نہیں کہ اخبار مذکور کا ایسی غلط خبر کے شائع کرنیکا کیا مقصد تھا۔

اسلامیہ آرٹس سکول

الورگنج کانپور میں مسلمانوں کی طرف سے ایک نہایت عمدہ آرٹس اسکول جاری کیا گیا ہے جس میں ٹین سازی، رنگریزی، بوٹ، شوز، و فوجی سامان و نیز چرم برون وغیرہ بنائے جاتے اور رنگے جاتے ہیں سیکھنے والوں کے لئے نہایت عمدہ تجویزات کی گئی ہیں اور فیس وغیرہ بہت کم ہے بلکہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور محنتی لڑکے بہت جلد اپنی روزی کمانے کے لائق ہو جاویں گے بلکہ زیادہ ہوشیار لڑکے اول ہی سے کچھ نہ کچھ معاوضہ بھی حاصل کر سکتے ہیں ہم اس اسکول کے کھولے جانے پر از حد خوش ہیں۔ ملک کو ایسے مدارس کی بڑی ضرورت ہے اصل ترقی کے وسیلے ایسے ہی مدرسے ہو سکتے ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ ملک اس خاص دستکاری کے کاموں کی طرف بڑی بھاری توجہ کرے ورنہ اس کے لئے از حد مشکل ہوگی اور بڑے افلاس کا سامنا کرنا پڑیگا امید ہے کہ اس کے منتظمان بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس مفید اسکول کو چلائیں گے۔

امپیریل فارسٹ اسکول کا نتیجہ۔

امپیریل فارسٹ اسکول ڈیرہ دون سے پانچ ہی طلبائے سندات حاصل کی ہیں جن کے نام ذیل میں ہیں۔

۱۔ مسٹر اے۔ عطارد۔ پنجاب سے ان کو انسپکٹر جنرلس کپ ملا

۲۔ دین گوپال۔ مدراس سے۔ آنرز سے پاس ہوا دوسرے نمبر پر رہا اور دو تمغے پائے۔

۳۔ ایم۔ اودین۔ مدراس سے

۴۔ این۔ ایم۔ اکارین

۵۔ کے۔ سی۔ ٹامس۔

ہم کو اس خبر سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے اور ہم ان صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

پنجاب میں ایک سہ ماہی کی مطبوعات

سہ ماہی مختتمہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء میں پنجاب میں جسقدر کتابوں کی رجسٹری ہوئی ہے اُن کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے پانچ انگریزی ۳ عربی اور پانچ ہندی کتابیں تھیں ۹۰ پنجابی میں لکھی گئیں جن کے مصنفین میں بہ نسبت ہندو مسلمانوں کے سکھ زیادہ تھے ان ۹۰ کتابوں میں سے ۵۰ منظوم اور بقیہ مختلف مضامین کی ہیں اردو کتابوں کی تعداد ۲۲۳ ہے اور ان مصنفوں اور مولفوں میں مسلمان زیادہ ہیں۔ ان میں سے صرف ۶ نظم میں ہیں۔ بہت سی کتابیں ٹیکسٹ بک کمیٹی نے تعلیمی اغراض کے لئے چھپوائیں تھیں عام طور پر اردو کتابیں قصہ کہانیوں، تاریخ، سفرناموں، سوانح عمریوں، مذہبی، تعلیمی، طبی، نیچرل سائنس، فلاسفی، ڈراموں، طب قانون اور پالٹیکس کی قسم کی ہیں۔ پالٹیکس میں صرف ایک کتاب لکھی گئی ہے گویا اب کے اردو پنجابی کی تالیفات پالٹیکس سے علی العموم معرا ہیں۔ جو ایک عمدہ علامت ہے۔ یہ اسبات پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ درسی کتابوں کی شرحیں وغیرہ بہت فروخت ہوتی ہیں۔ حالانکہ سررشتہ تعلیم اس قسم کی شرحوں کا مخالف ہے۔ لیکن عام مطبوعات میں قابل قدر و ذکر عمدہ کتابیں کم ہیں۔

قسمت کا مسئلہ

مغربی دنیا یہ سنکر حیران ہوگی کہ ایسا زبردست مدبر جیسا کہ معزول سلطان ٹرکی ہیں تقدیر کے قائل ہیں۔ جب پارلیمنٹ نے خفیہ اجلاس میں اُن کے تخت سے اتارنے کا فیصلہ کر لیا اور شیخ الاسلام

ئے فتوٰی دیدیا تو ایک ڈیپوٹیشن ممبران پارلیمنٹ کا قصر یلدز میں حاضر ہوا۔ اور پارلیمنٹ کے فیصلہ سے آگاہ کیا تو کہن سال سلطان نے کہا کہ مجھے پہلے ہی سے معزول ہونیکی توقع تھی یہی میری تقدیر میں تھا۔

گلدستہ اخبار

روس کی خفیہ سروس میں ۶۰۰۰ عورتوں سے زیادہ ملازم ہیں بعض کا سالیانہ مشاہرہ ۳۰۰۰۰ روپیہ ہے

شکاگو (ولایت) میں پرندوں کا ہسپتال جاری ہے جہاں بیمار اور زخمی پرندوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

منچوریا اور منگولیا میں کتوں کے فارمس ہیں جہاں وہ اُن کی پشم کے لئے پالے جاتے ہیں۔

ملک فرانس میں ۴۰۰ ڈویل جنگ سال حال میں ہوئے اور اٹلی میں ۲۵۰۰ ہوئے۔

ملک گرنیلینڈ میں بہ سبب نہایت خشک اور سرد آب ہوا مسافر کے کوئی لگنے والی وبا پھیل نہیں سکتی۔

چینی لوگوں کی ضیافتوں میں عزت کی جگہ مہمان کے بائیں طرف سمجھی جاتی ہے۔

صرف انگلستان ہی ایک جگہ ہے جہاں پارلیمنٹ کے ممبروں کو نہ صرف تنخواہ ہی نہیں ملتی بلکہ اُن کے کوئی حق وحقوق بھی نہیں ہیں۔

یونان میں جب کسی پر سزائے موت کا فتوٰی لگایا جاتا ہے۔ تو اس کے بعد دو سال تک وہ قید میں رہتا ہے اور تب وہ آخر کار مارا جاتا ہے۔

میڈرڈ میں کوئی شخص کے روز شادی نہیں کرتا خیال کرتے ہیں کہ یہ دن اس کام کے لئے ایک منحوس دن ہے۔

چین کے ملک میں قبر کی چوری ایک بڑا جرم ہے جس کے لئے سخت سزا مقرر ہے کہ جو ایسے چور پکڑے جاویں ہکوروں میں ہلاک کرڈالے

ملک سوٹزرلینڈ میں یہ قانون ہے کہ ۲۰ سال سے ۶۰ سال کی عمر تک ہر ایک شخص کو ووٹ دینے کا مجاز ہے بجز بھیک مانگنے والے ملزم اور دیوالئے رائے نہیں دے سکتے۔

اوسط عمر کا نقشہ حسب ذیل بیان کیا گیا ہے ملک ناروے میں ۴۴ سال برٹن میں ۴۵ سال بلجیم میں ۴۴ سال۔ ملک فرانس میں ۴۴ سال آسٹریا میں ۳۹ سال جرمنی میں ۳۹ سال بے وریا میں ۳۷ سال اور سپین میں ۳۲ سال۔

اشتہارات

ھیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک کرسچن ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی۔ اے یا ایم۔ اے اور نیز پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو۔ تنخواہ شروع میں سو سے ۱۲۰ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں معہ اسناد و ایڈیٹر نورافشاں کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت ۳

امریکن پرسبٹیرین مشن ہائی اسکول کے لئے چار اسسٹنٹ ٹیچرس کی ضرورت ہے اول بی۔ ایس سی یا بی۔ اے جو زبان انگریزی میں اعلیٰ لیاقت رکھتا ہو اور حساب دان بھی ہو دوئم ایک ہیڈ مولوی سوئم ایک اسکول فینل جس کے پاس ٹریننگ کی اعلیٰ سند ہو چہارم ایک اسکول فینل یا ایف۔ اے مسیحی اور سند یافتہ اشخاص کو ترجیح دیجائیگی درخواست کنندوں کو اردو یا ہندی زبانوں کے جاننے کی ضرورت ہے اور درخواست کنندے اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتے پر روانہ کریں المشتہر پادری ڈبلیو۔ بی مچل امریکن پرسبٹیرین مشن مین پوری

ضرورت ۲

ایک انٹرنس پاس عہدہ استانی مسیحی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد و پادری ای ایچ۔ ایم اے پرنسپل بچے ٹرانس سکول بنارس شہر۔

ضرورت ۳

دو انٹرنس پاس مسیحی استادوں کی پریسبیٹیرین مشن ہائی اسکول جمیر کے لئے ضرورت ہے تنخواہ مبلغ عہ۳۰ روپیہ ماہوار دیجائیگی درخواستیں معہ اسناد و پادری آر۔ ایچ۔ میکالسٹر ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ پرسبیٹیرین مشن ہائی سکول جمیر آنی چاہئیں۔

پوسٹکارڈ

لاہور کی مشہور عمارتوں کے فوٹو پوسٹکارڈوں پر مختلف رنگوں میں چھپے ہوئے عجیب نظارے دکھلاتے ہیں جو حال ہی میں تیار ہوئے ہیں قیمت ۲ر فیدرجن اصلی رنگوں میں اور چمکدار

حضور وائسرائے

ولیڈی منٹو۔ صاحبہ ہاتھی پر سوار لاہور کی سیر کر آئے ہیں یہ فوٹو پوسٹکارڈ پر اتاری گئی ہے فی پوسٹکارڈ ۲ر معہ محصول ۲ر

المشتہر

شنکرداس اینڈ کمپنی فوٹوگرافرز دیگرز ریلوے روڈ نولکھا۔ لاہور۔

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف مہر خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھئے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصل عرق کافور ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کام آیا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں بہکر ہمارا نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ ان کے موجود ہیں مسنگا کر دل میں لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ شیشی تک ۸ر امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے ضرور منگا لیجئے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ منگوانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں خواندہ نمبروں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے۔ پتہ مقام و ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ بچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول بلا محصول معہ محصول ۶ر قیمت ۶ر کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے مشنری کی بابت منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ سی۔ ڈی۔ ہیا صاحب جوبانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن اندسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان پنجاب " "	آٹھ ۶ر
غیر ملک سے "	ے ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	ے ۸ر	ے
چوتھائی کالم	ے ۸ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	لعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	لعہ	معہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر بکمیں دو روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ سے زیادہ

معہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چن رکشا گروکونل وکیریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ۔ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا الغہ سے تا ۱۲۵ ہ تک گرو کونل لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ مرض موتیا بند کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا۔ پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے زیادہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ خالص ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئیے المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہوچکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے الراقم مہاراجہ فتح وجیت سنگھ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست لکھوچی گڑھ کسپور۔ ۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو میں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔ ۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ واسطے تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اُس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کے لئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا راقم ڈاکٹر محسن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ ۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھوں کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے راقم مہاراجکمار چیتال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان ادرہ ۵۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرمادیں۔ راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دیار ضلع حیدرآباد دکن

پانچہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس نمبر کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے مارچ سنہ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی براؤن چھپا اور شائع ہوا

